سنہ ۱۳۰۹

لقد كان في قصصهم عبرة لأولي الألباب

الحمد و المنة کہ درین زمان میمنت اقتران در
اوراق سعادت توامان این کارنامہ نادرہ وقعات غریبہ یعنی

تواریخ عجیبہ

موسوم بہ

سوانح احمدی

مؤلفہ جناب منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری بعد نظر ثانی و تصحیح تمام
جناب مولوی امجد علی صاحب دہلوی سلمہ اللہ القوی

در مطبع فاروقی دہلی باہتمام
محمد معظم طبع شد

۱۰۱ جلد ۱۰۰۰ قیمت فی جلد ...

بھی اپنے کلمات ہدایت آمیز سے سرفرازی بخشے۔ حضرت نے مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید کو اُنکے پاس بھیجدیا اُسدن قریب دس ہزار کے میم اور صاحب لوگ آپکا وعظ سُننے کو جمع ہوے مولوی صاحب کے ساتھ فقط ایکدو رفیق اور حاجی جیون بخش صاحب سوداگر تھے۔ مولانا نے سورۂ مریم کا بیان شروع کیا اور اس زور شور اور فصاحت اور بلاغت سے یہ بیان ہوا کہ دس ہزار سامعین کی روتے روتے ہچکیاں بندھ گئی تھین رومال سے آنسوؤن کو پونچھتے پونچھتے رومال تر ہو گئے تھے بعد اختتام وعظ کے انگریزون نے بہت سی اشرفیان بطور انعام کے آپکو دینی چاہین مگر مولانا نے قبول نہین فرمائین اور کہا کہ ہم لوگ محض خدا کے واسطے بیان کرتے ہین اور اسکا عوض کسی سے نہین لیتے +

یہ بھی صحیح روایت ہے کہ اثنائے قیام کلکتہ مین جب ایک روز مولانا محمد اسمٰعیل شہید وعظ فرما رہے تھے ایک شخص نے مولانا سے یہ فتوی پوچھا کہ سرکار انگریزی پر جہاد کرنا درست ہے یا نہین اُسکے جواب مین مولانا نے فرمایا کہ ایسی بے رو ریا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہین ہے اسوقت پنجاب کے سکھون کا ظلم اس حد کو پہونچ گیا ہے کہ اُنپر جہاد کیا جائے +

بوقت قیام کلکتہ کے ایک بڑے مشہور دہریے فاضل عبدالرحیم معروف بہ عبدالرجیم سے مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید نے بحث کر کے اُسکو راہ راست پر لانا چاہا تھا کیونکہ یہ عبدالرجیم مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کا شاگرد اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کا ہم سبق تھا۔ اسکی طبیعت روز اول سے نہایت پیچیدہ اور بلا کی تیز تھی اسکے ٹیڑھے اور پیچیدہ سوالون کو سنکر شاہ صاحب فرمایا کرتے کہ اس طالب علم سے مجھکو اندیشہ ہے کہ کہین دہریہ نہو جائے سو موافق اس پیشین گوئی کے بعد تحصیل علم معقول کے یہ شخص دہریہ ہو گیا تھا خدا کا بھی قائل نہ تھا اور یہ کہا کرتا تھا کہ میرے نزدیک قابل تعظیم فقط سورج ہے جس سے بہت نفع عالم تکوین کو پہونچتا ہے اسکو جو کہو سو بجا ہے اسکے سوا اور کوئی شئے قابل عبادت و تعظیم نظر نہین آتی صبح شام یہ شخص سورج کو سلام کر لیا کرتا تھا ایسا بڑا عالم تھا کہ کلکتہ کے سب مولویون کو طفل مکتب کہا کرتا تھا بلکہ ہندوستان بھر مین کسی مولوی کے علم کا قائل نتھا مولوی اسمٰعیل کو کہا کرتا تھا کہ وہ ایک اچھا طالب علم اور ذہین آدمی ہے اس گھمنڈ سے سید صاحب کی خدمت مین بھی حاضر نہوا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے بوجہ اُلفت ہم مکتبی اُسکو سمجھانے اور قائل کرنیکا ارادہ کیا تھا مگر افسوس ہے کہ یہ شخص شقی ازلی تھا مولانا صاحب کے اس ارادہ سے واقف ہو کر فوراً کلکتہ سے بھاگ گیا اور جہانتک مجھکو علم ہے اُسی عقیدۂ کفر پر مر گیا اور بمقابلہ نوشتۂ تقدیر کے وہ علم اور شاہ صاحب کی صحبت اُسکو کچھ کام نہ آئی بلکہ اُسکے علم نے بھی باتباع نوشتۂ تقدیر کے اُسپر اُلٹا اثر ظاہر کیا +

تین مہینے کامل حضرت کا قیام کلکتہ مین رہا جب تبلیغ احکام الٰہی بہمہ وجوہ پوری ہو گئی تب یہان سے